107785 ـ جگر کے بی وائرس کی بیماری میں شکار شخص کی شادی

سوال

اگر کوئی شخص جگر کے وائرس بی کا شکار ہو ت واس کے لیے شادی کرنے کا شرعی حکم کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ اللہ آپ کو محفوظ رکھے یہ بیماری جماع اور خون کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے، اور آخری سرچ کے مطابق جس پر ڈاکٹر حضرات متفق نہیں ہو سکے یہ بیماری لعاب کے ذریعہ بھی منتقل ہو جاتی ہے، یہ سوال ایسے شخص کے بارہ میں ہے جس کا جگر تو سلیم ہے لیکن یہ وائرس اس میں پایا جاتا ہے، جس معنی یہ ہوا کہ وائرس چھپ کر بیٹھا ہے، لیکن زیادہ نہیں ہوا، ہو سکتا ہے زیادہ ہو جائے اور بیماری لگ جائے.
جس عورت سے وہ شادی کرنا چاہتا ہے اس نے اس بیماری کا نجیکشن بھی لگوایا ہے، تا کہ وائرس اس میں منتقل نہ ہو سکے، ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس حالت میں عورت کو کوئی خطرہ نہیں، اب اللہ کو ہی علم ہے کہ اس حالت میں شادی کرنا حلال ہے یا حرام.
برائے مہربانی آپ اسب یماری کے شکار شخص کو کیا نصیحت کرتے ہیں کہ آیا منگنی کے وقت عورت کو بتایا جائے یا نہیں، عورت کواس کے بارہ میں کب بتانا چاہیے اور کیا کہنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس میں یہ وائرس پایا جائے، یا پھر جو اس بیماری کا شکار ہو وہ صحیح اور سلیم عورت سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ عورت کو اس کا علم ہو اور وہ علم ہونے کے باوجود اس سے شادی کرنا قبول کر لے.

ایسے شخص کے لیے اس وقت تك شادی کرنا جائز نہیں جب تك وہ اپنی بیماری کے بارہ میں بتا نہ دیں، کیونکہ اسے چھپانا دھوکہ اور حرام ہے، اگر اسے چھپاتا ہے اور بعد میں بیوی کو علم ہو جائے تو بیوی کو فسخ کا حق حاصل ہے.

میڈیکلی طور پر یہ معلوم ہے کہ اکثر لوگ جن میں جگر کا وائرس بی پایا جاتا ہے وہ اس کو تحمل اور برداشت کر سکتے ہیں اور اپنے جسم میں نکال سکتے ہیں، لیکن پانچ یا دس فیصد ایسے ہیں جو اپنے جسم سے باہر نہیں نکال سکتے اس طرح وہ اس وائرس کا شکار رہتے ہیں.

اور بعض میں تو یہ مرض بڑھ جاتا ہے اور تقریبا دس فیصد میں یہ دائمی مریض بن جاتا ہے، اور وہ دوسروں میں یہ بیماری منتقل کرنے کا باعث بنتا ہے "

اس وائرس كے حامل افراد ميں عام طور پر كوئى علامت واضح نہيں ہوتى اسى طرح جگر كى حالت بھى نيچرل اور طبعى رہتى ہے ليكن كئى برس تك يا پھر سارى زندگى ہى وہ دوسروں ميں يہ وائرس منتقل كرنے پر قادر ہوتا ہے.

اس وائرس كے شكار اكثر لوگ جگر كى سوزش كے ساتھ كسى اور مشكل كا شكار نہيں ہوتے، باوجود اس كے وہ اچھى حالت ميں زندگى بسر كرتے ہيں، ليكن ان ميں سے بہت قليل تعداد دوسروں كى بنسبت اس بيمارى كا زيادہ شكار بن سكتے ہيں انہيں جگر كى ورم وغيرہ دوسرى بيمارياں لگ جاتى ہيں.

اس وائرس كو دوسروں ميں منتقل ہونے سے روكنے كے ليے درج ذيل امور پر عمل كرنا ضرورى ہے:

اول:

اس وقت تك مباشرت و جماع نہ كيا جائے جب تك دوسرے ميں قوت مدافعت ہو، يا پھر اس نے اس وائرس كے ليے انجيكش لگوايا ہو، وگرنہ اسے كنڈوم استعمال كرنا چاہيے.

دوم:

وہ خون نہ دے اور نہ ہى كوئى اور عضو دوسروں كو مت دے، يا پھر دوسروں كے بليڈ وغيرہ بھى استعمال مت كرے اور اسى طرح ٹوتھ برش اور ناخن تراش بھى استعمال نہ كيے جائيں.

سوم:

جسم ميں زخم ہونے كى صورت ميں سوئمنگ پول ميں تيراكى مت كرے.

چہارم:

گھرانہ كے افراد كا چيك اپ كيا جائے اور انہيں اس وائرس كے اينٹى بائٹك انجيكشن لگائے جائيں " انتہى

ديكھيں: امراض الكبد و زراعۃ الكبد تاليف ڈاكٹر ابراہم بن حمد بن طرف ماخواز:

" http://www.sehha.com/diseases/liver/hbv.htm "

رہا اس وائرس اور بيمارى كے بارہ ميں اپنى منگيتر ك وكس طرح بتايا جائے، تو گزارش يہ ہے كہ اسے منگنى كے وقت اس كے سامنے حقيقت حال ركھى جائے كہ وہ صحيح اور سليم ہے، ليكن رپورٹ سے يہ وائرس ثابت ہوا ہے، اور ڈاكٹر كے كہنے كے مطابق اس كا اسے كوئى نقصان اور ضرر نہيں، كيونكہ اس نے اس كے اينٹى بائٹك انجيكشن لگوائے ہيں، اگر تو وہ رشتہ قبول كر لے تو ٹھيك اور اگر انكار كر دے اور سلامتى كو ترجيح دے اور خطرہ ميں نہ پڑنا

چاہیے تو اس کا اسے حق حاصل ہے.

واللہ اعلم .